3218

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورہ عَبَسَ ٨٠

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ۝١ اَنْ جَاۗءَهُ الْاَعْمٰى ۝٢ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ۝٣ اَوْ يَذَّكَّرُ
فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝٤ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝٥ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝٦ وَمَا عَلَيْكَ
اَلَّا يَزَّكّٰى ۝٧ وَاَمَّا مَنْ جَاۗءَكَ يَسْعٰى ۝٨ وَهُوَ يَخْشٰى ۝٩ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝١٠ كَلَّآ
اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝١١ فَمَنْ شَاۗءَ ذَكَرَهٗ ۝١٢ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝١٣ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝١٤
بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝١٥ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝١٦ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝١٧ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ
خَلَقَهٗ ۝١٨ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝١٩ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝٢٠ ثُمَّ اَمَاتَهٗ
فَاَقْبَرَهٗ ۝٢١ ثُمَّ اِذَا شَاۗءَ اَنْشَرَهٗ ۝٢٢ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝٢٣

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم والا

سورہ عبس مکیہ ہے اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ۝١ اس پر کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا ۝٢ اور تمہیں کیا معلوم شاید
وہ ستھرا ہو ۝٣ یا نصیحت لے تو اسے نصیحت فائدہ دے ۝٤ وہ جو بے پرواہ بنتا ہے ۝٥ تم اس کے تو پیچھے
پڑتے ہو ۝٦ اور تمہارا کچھ زیاں نہیں اس میں کہ وہ ستھرا نہ ہو ۝٧ اور وہ جو تمہارے حضور ملکتا آیا ۝٨
اور وہ ڈر رہا ہے ۝٩ تو اسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو ۝١٠ یوں نہیں یہ تو سمجھانا ہے ۝١١ تو جو چاہے
اسے یاد کرے ۝١٢ ان صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں ۝١٣ بلندی والے پاکی والے ۝١٤ ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے ۝١٥
جو کرم والے نکوئی والے ۝١٦ آدمی مارا جائیو کیا ناشکر ہے ۝١٧ اسے کاہے سے بنایا ۝١٨ پانی کی بوند سے
اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا ۝١٩ پھر اسے راستہ آسان کیا ۝٢٠ پھر اسے
موت دی پھر قبر میں رکھوایا ۝٢١ پھر جب چاہا اسے باہر نکالا ۝٢٢ کوئی نہیں اس نے اب تک پورا نہ کیا جو
اسے حکم ہوا تھا ۝٢٣ (پارہ ۳۰/ سورہ عبس ۸۰/ ۱ تا ۲۳ * ش: ک)

۱۔ "تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا" غائب کا صیغہ فرماتے ہیں انتہائی محبوبیت کا اظہار ہے۔ یعنی ہمارے
ایک محبوب ہیں جو اپنے ایک غلام سے ناراض ہو گئے خیال رہے کہ پیاروں کی ناہی حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم
کی تھی کہ درمیان کلام سوال عرض کر دیا۔ یہ آدابِ مجلس کے خلاف تھا۔ حضور ﷺ کی کبیدگی خاطر شریف
بالکل حق تھی مگر عشاق آداب سے بے خبر ہوتے ہیں، ان کے ایسے قصور معافی کے لائق ہیں، اس لئے انہیں
نابینا فرمایا، یعنی جو آپ کے عشق میں آداب سے نابینا ہے، رب نے حضور ﷺ کے عاشق کی طرفداری
فرمائی اس میں بھی حضور کی شان کا اظہار ہے کہ ان کے عاشق کی غلطیاں معاف ہیں۔

۲۔ اس کا آپ کے پاس آنا عبادت ہے عبادت پر خوش ہونا چاہیے نہ کہ ناراض، نیز وہ
نابینا ہونے کی حیثیت سے آپ تک پہنچا، آنکھیں تھیں نہیں، کسی سے آپ کا پتہ پوچھ نہ سکتا تھا
ورنہ کافر ستاتے، نیز وہ بوجہ نابینا ہونے کے آپ کے چہرہ انور پر غضب کے آثار دیکھ نہ سکا۔
نیز جو آپ کے عشق میں نابینا ہو گیا۔ اس پر آدابِ مجلس، اجازت لے کر کلام کرنا وغیرہ سب
کچھ معاف ہے۔ قوانین عاقلوں کے لئے ہیں جو عشق میں عقل کھو چکے ان کے لئے نہیں، مصری عورتوں نے
جمال یوسفی دیکھ کر اپنے آپ کو زخمی کر لیا گنہگار نہ ہوئیں

۳۔ "اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ ستھرا ہو"

۴۔ "یا نصیحت لے تو اسے نصیحت فائدہ دے" ان آیات کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک دفعہ
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرداران قریش کو دعوت اسلام دے رہے تھے کہ اس حالت میں سیدنا
عبد اللہ بن ام مکتوم ؓ نابینا حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور انور ﷺ کو بار بار پکار کر عرض کیا کہ جو رب
نے آپ کو سکھایا ہے مجھے بھی سکھا دیجئے ان کا درمیان میں قطع کلام کرنا خاطر اقدس پر گراں گزرا
جس کے آثار چہرہ انور پر نمودار ہوئے اور سرکار اپنے دولت خانہ میں تشریف لے گئے بغیر عبد اللہ
کو جواب دیئے اس موقعہ پر یہ آیات اتریں۔

۵۔ "وہ جو بے پروا بنتا ہے" آپ سے، اس سے معلوم ہوا کہ اپنے کو حضور سے بے پرواہ جاننا
بد ترین کفر ہے سب حضور ﷺ کے محتاج ہیں، یہ کفار اپنے آپ کو رب سے بے نیاز جانتے تھے، حضور

3219

(محبت بھرا عتاب)

بے پروا سمجھتے تھے اس پر عتاب نازل ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ سرداران قریش جو اپنے آپ کو آپ سے بے پروا سمجھتے ہیں آپ ان کی پروا کیوں کرتے ہیں؟ آپ ان مساکین کی پروا کریں جو محبت سے اپنے کو آپ کا نیاز مند جانتے ہیں

۶۔ "تم اس کے تو پیچھے پڑتے ہو"

۷۔ "اور تمہارا کچھ زیاں نہیں اس میں کہ وہ ستھرا نہ ہو"۔ یعنی اس کے ایمان سے اس کا ہی فائدہ ہے اگر کوئی بھی ایمان نہ لائے آپ پر تو آپ کا حرج نہیں

۸۔ "اور وہ جو تمہارے حضور ملکتا آیا

۹۔ "اور وہ ڈر رہا ہے"۔ معلوم ہوا کہ آپ کے پاس آنا اور آنے میں دقت اٹھانا، دل میں خوف ہونا بڑی عبادت ہے۔

۱۰۔ "تو اسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو"۔

۱۱۔ "یوں نہیں یہ تو سمجھانا ہے"۔ یعنی یہ آیات قرآنیہ "گزشتہ عہد و پیمان" یا آئندہ واقعات کو یاد دلانے والی ہیں یا نصیحت ہیں۔ تذکرہ کے تین معنی ہیں۔ نصیحت کے معنی خیر خواہی ہیں۔ انسان اپنے خیر خواہ کے فرمان پر بے تامل عمل کرتا ہے جیسے حکیم اور ماں باپ۔ تو بندے کو چاہیے کہ رب کے احکام پر بلا توقف عمل کرے

۱۲۔ "تو جو چاہے اسے یاد کرے"۔ یعنی جو چاہے اس قرآن سے اگلی پچھلی باتیں یاد کرے یا جو چاہے اس سے نصیحت لے، یا جو چاہے اسے حفظ کرے۔ رب جس کی ہدایت چاہے وہ ہی قرآن سے ہدایت پاتا ہے

۱۳۔ "ان صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں"

۱۴۔ "بلندی والے، پاکی والے"۔ اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو قرآن کریم کو لوح محفوظ سے صحیفوں میں نقل کرتے ہیں۔ رب نے ان کی تعریف فرمائی۔ جن کاغذوں پر قرآن لکھا جائے جن قلموں سے لکھا جائے جو لکھیں سب عزت والے ہیں۔ اونچی جگہ رکھیں صاف رکھیں اور پاؤں یا پیٹھ نہ کریں ناپاک اسے نہ چھوئے جیسا کہ مکرمۃ، مرفوعۃ اور مطہرہ سے معلوم ہوا۔

۱۵۔ "ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے"

۱۶۔ "جو کرم والے نکوئی والے"۔ صوفیہ کرام فرماتے ہیں کہ کاغذ تو نقوش قرآن کی جگہ ہے، زبان اور

3220

اور کہاں الفاظ قرآن کی جگہ اور دماغ معانی قرآن کی جگہ۔ عقل اسرار قرآن کی، دل جذبہ قرآن کی جگہ ہے

(نور العرفان)

۱۷- یہ انسان کے لئے بد ترین دعا ہے اور اس کے کفر پر زیادہ انتہائی تعجب ہے جبکہ شکر بجا لانے اور ایمان لانے کے بے شمار اسباب موجود ہیں۔ یہ کلام مختصر ہونے کے باوجود عظیم ناراضگی اور بلیغ مذمت پر دلالت کرتا ہے

۱۸- "کس چیز سے اللہ نے اسے پیدا کیا" ایمان اور شکر کو واجب کرنے والی چیزوں کا بیان ہے انسان کی تخلیق کے آغاز کو ذکر کیا۔ کیونکہ یہ تمام نعمتوں میں پہلی نعمت ہے۔

۱۹- "ایک بوند سے اسے پیدا کیا پھر اس کی ہر چیز اندازہ سے بنائی" تخلیق سے لے کر موت تک جو احوال وقتاً فوقتاً طاری ہوتے رہتے ہیں رحم میں اسے نطفہ سے پیدا فرمایا اور موکل فرشتہ نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے چار چیزیں لکھ دیں۔ اس کا عمل، موت، رزق، سعید یا شقی ہونا۔ یہ تاویل ان تاویلوں سے بہتر ہے جن میں یہ ذکر ہے کہ اعضاء اور اشکال بنائیں یا نطفہ سے لے کر تخلیق کے مکمل ہونے تک مختلف مراحل طے فرمائے۔

۲۰- اللہ تعالیٰ نے ماں کے پیٹ سے اس کے نکلنے کو آسان بنا دیا۔ یا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستہ کو آسان بنایا اس کی صورت یہ بنائی کہ رسولوں کو مبعوث کیا اور کتابیں نازل فرمائیں تاکہ اس پر حجت تمام ہو جائے۔ یا اس کا معنیٰ ہے اس کے لئے دنیا کی زندگی اور اس پر مرتب ہونے والے نتیجہ کو آسان بنا دیا

۲۱- موت عطا کرنے کو بھی نعمت میں شمار کیا ہے کیونکہ موت جنت میں پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مومن کا تحفہ موت ہے" (شعب الایمان) جہاں تک اس کے جہنم کی طرف جانے کا تعلق ہے تو اس کے اپنے غلط انتخاب کی وجہ سے ہے اور اس پر کسی قسم کا جبر نہیں تھا۔

۲۲- جب اللہ تعالیٰ اسے قبر سے باہر نکالنے کا ارادہ کرے "تو اسے باہر نکال لے" گا کیونکہ جو ذات پہلی دفعہ پیدا کرنے پر قادر ہے وہ دوسری دفعہ بھی پیدا کر سکتی ہے اس چیز کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے رسولوں کی زبانوں سے آگاہ کیا

۲۳- وہ دلائل جو ایمان کو واجب کرتے تھے اور وہ نعمتیں جو شکر کا موجب تھیں ان کے باوجود کفر، انکار اور ناشکری کی حالت میں تھے اس پر انسان جھڑکا جا رہا ہے یعنی ان عظیم اثرات، نعمتوں اور واضح دلائل کا علم رکھتے ہوئے بھی آج تک اللہ تعالیٰ کے احسن حکم کا حق ادا نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ نے انھیں ایمان اور شکر بجا لانے کے بارے میں دیا

(تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ۞ عَبَسَ : اس نے تیوری چڑھائی ۞ یَزَّکّٰی : پاک ہوجانا ۞ استَغنٰی : اس نے بے پروائی
کی ۞ تَصَدّٰی : درپے ہونا پیچھے پڑنا ۞ تَلَهّٰی : وقت گزاری کے لئے مشغول ہونا ۞ سَفَرَةٍ : لکھنے والے ۞ بَرَرَةٍ
نیکوکار ۞ اَقْبَرَهٗ : اس کو قبر میں رکھوا دیا ۞ اَنْشَرَهٗ : اس کو زندہ کر دیا، اٹھا کھڑا کیا ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ عوام ہمیشہ اپنے بڑوں اور سربرآوردہ لوگوں کے طریقے پر عمل کرتے ہیں ۞ حضرت ابن ام مکتومؓ
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے موذن تھے ۞ آپ ام المومنین سیدہ خدیجہؓ کے ماموں زاد تھے ۞ اہل خیر
کو مقدم رکھنا چاہیے ۞ احسان کو جان کر ناشکری کرنے والے پر تعجب ہے ۞ دفن مسلمانوں کا اکرام ہے ۞
اپنے تمام امور میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں ۞ بعث کو جھٹلانے والا ناشکرا ہے ۞ صراط مستقیم واضح اور اس
پر چلنا آسان بنا دیا گیا ہے ۞

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝٢٤ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝٢٥ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ
شَقًّا ۝٢٦ فَأَنْۢبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۝٢٧ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝٢٨ وَّزَيْتُونًا وَّنَخْلًا ۝٢٩ وَّحَدَآئِقَ
غُلْبًا ۝٣٠ وَّفَاكِهَةً وَّأَبًّا ۝٣١ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝٣٢ فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝٣٣
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝٣٤ وَأُمِّهٖ وَأَبِيهِ ۝٣٥ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيهِ ۝٣٦ لِكُلِّ
امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ ۝٣٧ وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝٣٨ ضَاحِكَةٌ
مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝٣٩ وَوُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝٤٠ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝٤١ أُولٰٓئِكَ
هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝٤٢

پھر ذرا انسان غور سے دیکھے اپنی غذا کو ○ ٢٤ بے شک ہم نے زور سے پانی برسایا ○ ٢٥ پھر اچھی طرح پھاڑا
زمین کو ○ ٢٦ پھر ہم نے اگایا اس میں غلہ ○ ٢٧ اور انگور اور ترکاریاں ○ ٢٨ اور زیتون اور کھجوریں ○ ٢٩
اور گھنے باغات ○ ٣٠ اور میوے اور گھاس ○ ٣١ سامان زیست تمہارے لئے اور تمہارے مویشیوں کے لئے
○ ٣٢ پھر جب کان بہرا کرنے والا شور (اٹھے گا) ○ ٣٣ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے ○ ٣٤ اور اپنی ماں سے
اور اپنے باپ سے ○ ٣٥ اور اپنی بیوی سے اور اپنے بچوں سے ○ ٣٦ ہر شخص کو ان میں سے اس دن ایسی
فکر لاحق ہوگی جو اسے بے پروا کردے گی ○ ٣٧ کتنے ہی چہرے اس دن چمک رہے ہوں گے ○ ٣٨ ہنستے
ہوئے خوش و خرم ○ ٣٩ اور کتنے منہ اس دن غبار آلود ہوں گے ○ ٤٠ ان پر کالک لگی ہوگی ○ ٤١ یہی وہ کافر
فاجر لوگ ہوں گے ○ ٤٢ (پارہ ٣٠/سورہ عبس ٨٠/٢٤ تا ٤٢ ✱ ت: ص)

٢٤- آدمی اپنے کھانے کی طرف نظر کرے کہ ہم نے اس کو کس طرح پیدا کیا ہے

٢٥- ہم نے اوپر سے پانی برسایا - بادل اٹھا اور بادلوں ہی سے کس لطف کے ساتھ پانی برسایا - بادلوں
کا پیدا کرنا اور پھر ان ہی سے پانی برسوانا کیا اے بنی آدم تمہارے کسی علم و حکمت کا اثر ہے ہرگز نہیں

٢٦- پھر ہم نے حکمت بالغہ سے زمین کو پھاڑا کہ اس ہی سے سہولت سے گھاس اور جڑی بوٹیاں
برآمد ہوتی ہیں ان کا وجود آسمانی پانی سے ہے وہ بمنزلہ نطفہ انسانی کے ہے اور زمین بمنزلہ رحم کے ہے
اور یہ نباتات کے موجود ہیں

3223

۲۷ - (پھر زمین کو پھاڑ کر) ہم نے اس زمین میں سے اناج نکالا یعنی جن سے دانہ پیدا ہوتا ہے جیسے گیہوں چنا جوار باجرہ جو انسان کے کھانے میں آتے ہیں۔

۲۸ - (انگور بھی اگائے) یعنی اس کی بیل بھی اگائی انگور میں غذائیت بھی ہے کہ صرف اس کو کھا کر پیٹ بھر سکتا ہے اور میوہ بھی ہے اور پھر انگور سے سینکڑوں کارآمد چیزیں بنتی ہیں

- جن کو بغیر پکائے جوں کی توں توڑ توڑ کر کھاتے ہیں جیسے گاجر مولی شلجم پیاز کھیرا ککڑی خربوز تربوز وغیرہ

۲۹ - زیتون بھی پیدا کیا جس کا تیل بہت سے کام آتا ہے اور اس کی لکڑی سے بڑے بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

- اور ایسے بھی میوے پیدا کئے جو مہینوں رہ سکیں اور دور دراز ملکوں تک بھیجے جا سکیں اور جن کو کھا کر انسان مدتوں زندہ رہ سکے مثلاً کھجور۔ یہ بھی بہت کام آتا ہے اس کا بھی کھانے کے سوا عمدہ سرکہ اور شراب بنتی ہے اور سال بھر تک اس کو رکھ کر کھا سکتے ہیں اس کی مٹھائی عمدہ کھانوں میں شمار ہوتی ہے

۳۰ - باغ پیدا کئے جن میں طرح طرح کے پھل اور پھول اور کارآمد میوے ہوتے ہیں باغ بھی گھنے کہ جن کے سایے میں سرور اور دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔

۳۱ - اور بھی صحرائی میوے پیدا کئے جنگلوں اور پہاڑوں میں کیسے کیسے عمدہ پیڑ اور جھاڑ ہیں صحرائی شیرینیہ اور کسیلا ان کے علاوہ خود رو گھاس اور چارہ بھی پیدا کیا

۳۲ - یہ سب چیزیں تمہارے فائدہ اٹھانے کو پیدا کیں۔ اور تمہارے چارپایوں گائے، بیل، بھیڑ، بکری، بھینس، گھوڑے، اونٹ کے لئے کہ وہ جانور ان چیزوں کو کھا کر زندہ رہیں اور تم ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ کسی کا دودھ پیو، بچے لو، کسی کے بالوں کو کام میں لاؤ عمدہ عمدہ شالیں دوشالے بناؤ۔ کسی کو ذبح کر کے گوشت کھاؤ کسی پر سواری کرو کسی پر بوجھ لادو۔ (تفسیر حقانی)

۳۳ - قیامت کو صَاخَّةُ (بہرا کر دینے والی) اس لئے کہا کہ وہ ایک نہایت سخت چیخ کے ساتھ واقع ہوگی جو کانوں کو بہرا کر دے گی۔

۳۴ - اس دن آدمی اپنے بھائی سے

۳۵ - اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے

۳۶ - اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا

۳۷ - ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایسی فکر ہوگی جو اس کے لئے کافی ہوگی " یا اپنے اقربا اور احباب سے بے نیاز اور بے پرواہ کر دے گا - حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگ میدان محشر میں برہنہ بدن، ننگے پیر، پیدل اور غیر مختون ہوں گے - (ترمذی) اس کی وجہ بعض کے نزدیک یہ ہے کہ انسان اپنے لوگوں سے اس لئے بھاگے گا تاکہ وہ اس کی وہ تکلیف اور شدت نہ دیکھیں جس میں وہ مبتلا ہوگا - (فتح القدیر)

۳۸ - اس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے -

۳۹ - ہنستے ہوئے ہشاش بشاش ہوں گے " یہ اہل ایمان کے چہرے ہوں گے، جنہیں ان کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھوں میں ملیں گے جس سے انہیں اپنی اخروی سعادت وکامیابی کا یقین ہو جائے گا -

۴۰ - اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے -

۴۱ - جن پر سیاہی چڑھی ہوگی " یعنی ذلت اور معائنہ عذاب سے ان کے چہرے غبار آلود، کدورت زدہ اور سیاہ ہوں گے جیسے محزون اور نہایت غمگین آدمی کا چہرہ ہوتا ہے

۴۲ - وہ یہی کافر بدکردار لوگ ہوں گے " یعنی اللہ کا، رسولوں کا اور قیامت کا انکار کرنے والے بھی تھے اور بدکردار اور بداطوار بھی - (ک ص)

لغوی اشارے ۞ صَبَبْنَا : ہم نے بہایا ۞ شَقَقْنَا : ہم نے چیرا ۞ حَبًّا : دانہ، غلہ، اناج ۞ قَضْبًا : کھیرا، سبزی ترکاری ۞ نَخْلًا : کھجور ۞ غُلْبًا : گھنے درخت والے باغ ۞ أَبًّا : گھاس چارہ ۞ صَاخَّةٌ : غل، چیخ ۞ يَفِرُّ : بھاگے گا ۞ مُسْفِرَةٌ : چمکدار، روشن ۞ ضَاحِكَةٌ : خنداں ۞ مُسْتَبْشِرَةٌ : شگفتہ، شاداں ۞ غَبَرَةٌ : خاک، چہروں کا اڑا ہوا بوجہ غم بگڑ جانا ۞ تَرْهَقُهُمْ : ان پر چھا رہی ہے ۞ قَتَرَةٌ : بجل ۞ الْفَجَرَةُ : فاجر، سخت نافرمان ۞ (لغات القرآن)

3225

تفہیمی خلاصہ ○ آدمی کو اپنے کھانے پر ہی غور کرنا چاہیئے ○ طعام بجائے خود بڑی نعمت ہے ○
انگور اور زیتون ثمرات میں اہم اور مشہور ہیں ○ زیتون کا درخت طویل العمر ہوتا ہے کثیر الفوائد ہے ○
کثرت
شان ان امور و احوال کے لئے مستعمل ہے جو عظمت والے ہوں ○ حدیث شریف : صلوۃ اللیل کی باعث
چہرہ روشن ہوتا ہے ○ آثار وضو سے چہرے چمکتے ہوں گے ○ نور توحید و اتباع سنت کے سبب سعادت
مندوں کے چہرے چمکتے ہوں گے ○